ISSN E: 2709-8273
ISSN P: 2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL (JALT)
Vol.9. No.1 2026

الطبقات الکبریٰ میں غزوۂ بدر سے متعلق منفرد روایات: تحقیق و تخریج

"CRITICAL ANALYSIS AND SOURCE VERIFICATION OF UNIQUE NARRATIONS RELATED TO THE BATTLE OF BADR IN ṬABAQĀT IBN SAAD

Dr. Habib ul Rehman Yazdani
Assistant Professor (visiting), Department of Islamic Studies, University of Chakwal
Email: yazdaani2012@gmail.com

Abstract

This study investigates the unique narrations of the Battle of Badr in Ṭabaqāt Ibn Saad, focusing on their critical analysis (taḥqīq) and source verification (takhrīj). It highlights additional details reported by Ibn Saʿd—such as descriptions of angelic support, treatment of prisoners, and contributions of lesser-known Companions and compares them with parallel accounts in more authentic sources like Ṣaḥīḥ al-Bukhārī, Ṣaḥīḥ Muslim, and Sīrah Ibn Hishām. The analysis shows that while the core events of Badr are firmly established, many of these unique details rely on weak or disconnected chains, often linked to al-Wāqidī. Therefore, these narrations hold historical value but require careful evaluation and cross-referencing to ensure accurate understanding.

Key words: Battle of Badr, Ghazwa e Badr, al-Wāqidī, Ibn Sa'd, Ibn Hisham, Ibn Jareer al-Tabari, Al-Tabaqat al-Kubra.

تمہید:

غزوۂ بدر اسلامی تاریخ کا پہلا اور نہایت اہم معرکہ ہے جس نے اسلام کی سیاسی، عسکری اور مذہبی بنیادوں کو مضبوط کیا۔ اس واقعہ کو متعدد کتبِ سیرت وحدیث میں بیان کیا گیا ہے، جن میں "طبقات ابن سعد" کو خاص اہمیت حاصل ہے۔ یہ کتاب نہ صرف سیرتِ نبوی ﷺ بلکہ صحابہ، تابعین اور بعد کے طبقات کی سوانح پر مشتمل ایک مستند تاریخی ماخذ ہے۔ اس آرٹیکل میں غزوۂ بدر سے متعلق طبقات ابن سعد میں مذکور منفرد روایات کا تحقیقی اور تخریجی جائزہ پیش کیا جائے گا۔ محمد بن سعد (متوفی ۲۳۰ھ) نے اپنی کتاب میں روایات کو اسنادی انداز میں بیان کیا ہے۔ ان کا زیادہ تر اعتماد اپنے استاد محمد بن عمر الواقدی پر ہے۔ اگرچہ واقدی کو محدثین نے ضعیف قرار دیا ہے، تاہم تاریخی روایات میں ان کی اہمیت سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ ابن سعد کا اسلوب یہ ہے کہ وہ مختلف طبقات کے تحت شخصیات اور واقعات کو ترتیب دیتے ہیں، جس سے تاریخی تسلسل برقرار رہتا ہے۔

غزوۂ بدر کا پس منظر اور تجارتی قافلے کا تعاقب

اس معرکے کو "غزوۂ بدرِ القتال" بھی کہا جاتا ہے۔

رسول اللہ ﷺ کو معلوم ہوا کہ قریش مکہ کا ایک تجارتی قافلہ شام سے واپس آ رہا ہے۔ آپ ﷺ نے پہلے بھی اس کا ارادہ فرمایا تھا لیکن وہ قافلہ نکل چکا تھا۔ آپ ﷺ نے طلحہ بن عبید اللہ اور سعید بن زید رضی اللہ عنہما کو اس قافلے کی خبر لانے کے لیے بھیجا۔ وہ دونوں "الحوراء" کے علاقے میں پہنچے اور خبر ملنے تک وہیں رکنے لگے۔ تجارتی قافلے کے سربراہ (ابوسفیان) کو مسلمانوں کی آمد کا پتہ چل گیا، چنانچہ اس نے قافلے کا راستہ تبدیل کر کے ساحلِ سمندر کے کنارے سے تیزی سے نکل گیا۔[1]

اسلامی لشکر کی روانگی

رسول اللہ ﷺ ہجرت کے انیسویں ماہ، ۱۲ رمضان المبارک، بروز ہفتہ مدینہ منورہ سے روانہ ہوئے۔ مدینہ منورہ سے تقریباً ایک میل دور "بیرِ ابی عنبہ" کے مقام پر پہنچ کر رسول اللہ ﷺ نے لشکر کا معائنہ فرمایا۔ کم عمر بچوں کو واپس بھیجا اور باقی لشکر کو ساتھ لیا۔ لشکر میں کل ۳۱۳ (یا کچھ زائد) افراد شامل تھے، جن میں:

مہاجرین: ۷۴ افراد

انصار: ۲۴۰ افراد [2]

مدینہ منورہ میں پیچھے رہ جانے والے صحابہ

کچھ صحابہ کرام رسول اللہ ﷺ کے حکم یا مخصوص اعذار کی وجہ سے مدینہ میں ہی رک گئے، لیکن آپ ﷺ نے انہیں مالِ غنیمت میں حصہ دار بنایا اور وہ اصحابِ بدر میں ہی شمار ہوتے ہیں:

حضرت عثمان بن عفانؓ: رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی اور اپنی زوجہ حضرت رقیہؓ کی علالت اور تیمارداری کی وجہ سے مدینہ میں رکنے کا حکم ملا (جنگ کے دوران ہی حضرت رقیہؓ کا انتقال ہو گیا تھا)۔

حضرت طلحہ بن عبید اللہؓ اور حضرت سعید بن زیدؓ: یہ دونوں قافلے کی جاسوسی اور خبر لانے کے مشن پر باہر گئے ہوئے تھے۔

مدینہ منورہ میں مقرر کیے گئے نائبین

ابولبابہ بن عبد المنذر رضی اللہ عنہ: آپ کو مدینہ منورہ کا قائم مقام خلیفہ / گورنر بنایا گیا۔

عاصم بن عدی العجلانی رضی اللہ عنہ: آپ کو اہل عالیہ (مدینہ کا بالائی علاقہ) کا نگران مقرر کیا گیا۔

حارث بن حاطب العمری رضی اللہ عنہ: انہیں بنو عمرو بن عوف کے کسی معاملے کی وجہ سے الروحاء کے مقام سے واپس مدینہ بھیجا گیا۔

خوات بن جبیر رضی اللہ عنہ: انہیں بھی کسی عذر یا چوٹ کی وجہ سے واپس بھیجا گیا۔[3]

دشمن کی جاسوسی کا انتظام

رسول اللہ ﷺ نے مشرکین کے قافلے کی خبر لانے کے لیے دو جاسوس، بسبس بن عمرو اور عدی بن ابی الزغباء کو آگے روانہ کیا۔ یہ دونوں صحابہ جہینہ قبیلے کے حلیف تھے، انہوں نے بدر کے مقام پر پہنچ کر کامیابی سے معلومات اکٹھی کیں اور واپس آکر رسول اللہ ﷺ کو رپورٹ دی۔[4]

مشرکین کے تجارتی قافلے کی حالت

ابوسفیان کو شام ہی میں خبر مل گئی تھی کہ رسول اللہ ﷺ ان کے تجارتی قافلے کا انتظار کر رہے ہیں۔ اس نے فوراً ضمضم بن عمرو غفاری کو اجرت دے کر مکہ روانہ کیا تاکہ وہ قریش کو قافلے کی حفاظت کے لیے لشکر تیار کرنے کی ترغیب دے۔ ابوسفیان خود انتہائی ہوشیاری سے راستے کی تفتیش کر رہا تھا۔ جب وہ بدر کے چشمے پر پہنچا تو اس نے وہاں مجدی بن عمرو نامی شخص سے پوچھ گچھ کی۔ مجدی کے جانے کے بعد ابوسفیان نے وہاں موجود اونٹوں کی مینگنیوں کو توڑ کر دیکھا، تو ان میں سے مدینہ کی کھجوروں کی گٹھلیاں نکلیں۔ وہ فوراً سمجھ گیا کہ یہ محمد (ﷺ) کے جاسوس تھے۔

اس نے فوراً قافلے کا راستہ بدلا اور ساحلی راستے کی طرف نکل گیا، جس سے قافلہ بچ نکلا۔ اس نے قریش کے لشکر کو بھی پیغام بھیجا کہ قافلہ محفوظ ہو چکا ہے، لہٰذا وہ واپس لوٹ جائیں۔

مقام بدر: ابن سعد نے زمانہ جاہلیت کے تحت بدر کی جغرافیائی حیثیت کو واضح کیا گیا ہے۔ یہ بتایا گیا ہے کہ بدر عربوں کا ایک مشہور میلہ اور بازار تھا جہاں لوگ جمع ہوتے تھے۔ اس کے ساتھ ہی مدینہ منورہ سے بدر کے مختلف راستوں اور فاصلوں کی تفصیل دی گئی ہے۔

فرات بن حیان العجلی: اس حصے میں فرات بن حیان کا واقعہ بیان ہوا ہے، جنہیں قریش نے مسلمانوں کی نقل و حرکت پر نظر رکھنے اور جاسوسی یا رہنمائی کے لیے مقرر کیا تھا۔

بنی زہرہ کا جنگ سے واپسی کا فیصلہ: جب ابوسفیان کا تجارتی قافلہ بچ کر نکل گیا، تو اخنس بن شریق کے مشورے پر بنی زہرہ کے لوگوں نے جنگ میں حصہ نہ لینے کا فیصلہ کیا اور مکہ واپس لوٹ گئے۔

بنی عدی کا جنگ سے کنارہ کشی کرنا: بنی زہرہ کی طرح بنی عدی کے قبیلے نے بھی سمندر کے کنارے سے ہی واپسی کی راہ لی، جس کی وجہ سے قریش کے لشکر میں بنی زہرہ اور بنی عدی کا کوئی شخص بدر میں شامل نہیں تھا۔ زہرہ اور بنی عدی کا کوئی شخص بدر میں شامل نہیں تھا۔

انصار کے قابلِ رشک جذبات: جب رسول اللہ ﷺ نے قریش کے قافلے کی روانگی پر صحابہ سے مشورہ لیا، تو انصار کے رہنما سعد بن معاذؓ نے مخلصانہ وفاداری کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ اگر آپ ﷺ ہمیں سمندر میں کودنے کا حکم دیں گے تو ہم اس میں بھی کود پڑیں گے۔

پرچم اسلام: غزوہ بدر کے دن رسول اللہ ﷺ نے جھنڈے مقرر فرمائے۔ مسلمانوں کا سب سے بڑا جھنڈا مصعب بن عمیرؓ کے پاس تھا، جبکہ قبیلہ اوس اور خزرج کے لیے الگ الگ علامات اور نعرے (شعار) طے کیے گئے۔

اسلامی لشکر کی بدر میں آمد: رسول اللہ ﷺ ۱۷ رمضان (جمعہ کی رات) کو بدر کے قریب پہنچے۔ وہاں قریش کے پانی پلانے والے کچھ غلاموں کو حراست میں لے کر معلومات اکٹھی کی گئیں۔

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL (JALT)
Vol.9. No.1 2026

کفار کی تعداد جاننے کا نبوی انداز: رسول اللہ ﷺ نے حراست میں لیے گئے افراد سے پوچھا کہ قریش روزانہ کتنے اونٹ ذبح کرتے ہیں؟ جواب ملا کہ ایک دن نو اور ایک دن دس۔ اس سے آپ ﷺ نے اندازہ لگایا کہ دشمن کی تعداد ۹۰۰ اور ۱۰۰۰ کے درمیان ہے۔

حباب بن المنذر کا مشورہ اور تائید آسمانی: حباب بن المنذرؓ نے رسول اللہ ﷺ سے منزل (پڑاؤ کی جگہ) کے بارے میں پوچھا کہ کیا یہ وحی کے تحت ہے یا جنگی حکمتِ عملی؟ جب معلوم ہوا کہ یہ حکمتِ عملی ہے، تو انہوں نے قریش کے قریبی پانی کے کنویں پر قبضہ کرنے اور باقی کنویں بند کرنے کا مفید مشورہ دیا جسے قبول کر لیا گیا۔[5]

بدر میں بارش

مشورہ: رسول اللہ ﷺ نے پانی کے کنوؤں کے حوالے سے حضرت حباب بن منذرؓ کا تزویراتی (اسٹریٹجک) مشورہ قبول فرمایا۔

غیبی امداد: اللہ تعالیٰ نے بارش برسائی جس نے مسلمانوں کے لیے ریت کو جما دیا تاکہ چلنا آسان ہو، جبکہ مشرکینِ قریش کے لیے زمین کو دلدل اور دشوار گزار بنا دیا۔[6]

خیمۂ نبوی

رسول اللہ ﷺ کے لیے ایک سایہ دار خیمہ (سائبان) تیار کیا گیا۔ حضرت ابو بکر صدیقؓ خیمے کے اندر آپ ﷺ کے ساتھ موجود تھے، جبکہ حضرت سعد بن معاذؓ تلوار ہاتھ میں لیے دروازے پر پہرہ دے رہے تھے۔

لشکرِ اسلام کی صف بندی

قریش کے پہنچنے سے پہلے آپ ﷺ نے خود مسلم لشکر کی صفوں کو سیدھا کیا۔ آپ ﷺ کے ہاتھ میں ایک تیر تھا جس کی مدد سے اشارہ کر کے آپ ﷺ نے ہر مجاہد کو صف میں بالکل برابر کھڑا کیا۔

فرشتوں کی آمد

حضرت جبرائیل علیہ السلام ایک ہزار فرشتوں کے ساتھ ایک بازو (طرف) پر اور حضرت میکائیل علیہ السلام ایک ہزار فرشتوں کے ساتھ دوسرے بازو پر نازل ہوئے۔ فرشتوں نے مخصوص عمامے (سفید، زرد اور سرخ رنگ کے) پہن رکھے تھے جن کے شملے پیچھے لٹکے ہوئے تھے، اور ان کے گھوڑوں پر بھی خاص نشانات تھے۔[7]

عمیر بن وہب اور حکیم بن حزام کا قریش کو مشورہ

جب مسلمانوں کا لشکر بدر کے میدان میں پہنچا تو مشرکین نے عمیر بن وہب الجمی کو مسلمانوں کی تعداد اور قوت کا اندازہ لگانے کے لیے بھیجا۔

عمیر بن وہب نے واپس آکر بتایا کہ مسلمانوں کی تعداد لگ بھگ ۳۰۰ ہے، ان کے پاس کوئی خاص امدادی فوج یا چھپا ہوا لشکر نہیں ہے، لیکن وہ موت کے سوداگر معلوم ہوتے ہیں (یعنی وہ مرنے مارنے پر تلے ہوئے ہیں)۔ انہوں نے قریش کو مشورہ دیا کہ ان سے لڑنے میں بہت نقصان ہوگا، اس لیے واپس لوٹ جانا ہی بہتر ہے۔ حکیم بن حزام نے اس رائے کی تائید کی اور عتبہ بن ربیعہ کے پاس جا کر انہیں بھی واپسی کا مشورہ دیا۔[8]

ابو جہل کا جوش اور اصرار

عتبہ بن ربیعہ واپسی پر آمادہ ہو گیا تھا، لیکن جب ابو جہل کو اس کا علم ہوا تو اس نے عتبہ پر بزدلی کا طعنہ کسا اور حسد کا مظاہرہ کیا۔ ابو جہل نے عامر بن الحضرمی (جس کا بھائی عمرو بن الحضرمی مسلمانوں کے ہاتھوں ایک سابقہ مہم میں مارا گیا تھا) کو غیرت دلائی اور جنگ پر اکسایا۔ اس طرح جنگ کی آگ دوبارہ بھڑک اٹھی۔

پہلا مقتول

مسلمانوں کی طرف سے سب سے پہلے شہید ہونے والے صحابی مہجع (رضی اللہ عنہ) تھے، جو حضرت عمر بن الخطاب کے آزاد کردہ غلام تھے۔ انہیں عامر بن الحضرمی نے تیر مار کر شہید کیا۔

انصار میں سے سب سے پہلے شہید ہونے والے صحابی حارثہ بن سراقہ (رضی اللہ عنہ) تھے۔

عتبہ، شیبہ اور ولید کا مبارزت (چیلنج) طلب کرنا

قریش کی طرف سے عتبہ بن ربیعہ، اس کا بھائی شیبہ اور بیٹا ولید بن عتبہ میدان میں نکلے اور مسلمانوں کو مقابلے کے لیے للکارا۔ انصار کے تین نوجوان (معاذ، معوذ اور عوف - جو عفراء کے بیٹے تھے) ان کے مقابلے کے لیے آئے۔

قریش کے جنگجوؤں نے انصار سے لڑنے سے انکار کر دیا اور کہا: "اے محمد! ہمارے مقابلے پر ہماری قوم کے جوڑ (برابر) کے لوگوں کو بھیجو۔"

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL (JALT)
Vol.9. No.1 2026

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کو واپس آنے کا حکم دیا کیونکہ آپ ﷺ چاہتے تھے کہ اس پہلی لڑائی میں آپ ﷺ کے اپنے قریبی رشتہ دار اور قبیلے کے لوگ (مہاجرین) آگے بڑھیں تاکہ اسلام کی شوکت اور قربانی واضح ہو۔

حمزہ بن عبد المطلب، علی بن ابی طالب اور عبیدہ بن الحارث قریش کے تین جنگجوؤں (عتبہ، شیبہ اور ولید) کے مقابلے کے لیے نکلے۔ جب عتبہ نے انہیں پہچان لیا تو اس نے کہا کہ یہ ہمارے برابر کے جوڑ ہیں۔ حضرت حمزہ نے عتبہ کو، اور حضرت علی نے ولید کو قتل کیا۔ حضرت عبیدہ اور شیبہ کے درمیان مقابلہ جاری رہا یہاں تک کہ حضرت حمزہ اور حضرت علی نے شیبہ کو بھی ختم کر دیا۔[9]

شہداءِ بدر کے اسمائے گرامی

اس جنگ میں مسلمانوں کے چودہ افراد شہید ہوئے (۶ مہاجرین اور ۸ انصار)

۱۔ عبیدہ بن الحارث

۲۔ عمیر بن ابی وقاص

۳۔ عاقل بن ابی البکیر

۴۔ عمیر بن ابی الحطاب (حضرت عمر کے آزاد کردہ غلام)

۵۔ صفوان بن بیضاء

۶۔ سعد بن خثیمہ

۷۔ مبشر بن عبد المنذر[10]

اصحابِ بدر کے لیے رسول اللہ ﷺ کی دعا

عبد اللہ بن عمرو سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ بدر کے دن تین سو پندرہ مجاہدین کے ہمراہ روانہ ہوئے۔ یہ تعداد طالوت کے ساتھیوں جتنی تھی بشرطیکہ وہ لوگ روانہ ہوئے ہوں۔

دعا کے الفاظ: آپ ﷺ نے مسلمانوں کی حالتِ زار دیکھ کر اللہ سے دعا کی:

«اللَّهُمَّ إِنَّهُمْ حُفَاةٌ فَاحْمِلْهُمْ، اللَّهُمَّ إِنَّهُمْ عُرَاةٌ فَاكْسُهُمْ، اللَّهُمَّ إِنَّهُمْ جِيَاعٌ فَأَشْبِعْهُمْ»

"اے اللہ! یہ لوگ برہنہ پا ہیں، لہٰذا انہیں سواری دے۔ اے اللہ! یہ لوگ برہنہ ہیں، انہیں لباس دے۔ اے اللہ! یہ لوگ بھوکے ہیں، لہٰذا انہیں سیر کر۔"

جب جنگ ختم ہوئی اور لوگ واپس لوٹے تو اللہ نے انہیں فتح دی، سب کے پاس لباس تھا، کوئی ایسا شخص نہ تھا جس کے پاس سواری یا دوسری سواری نہ ہو، اور وہ خوب سیر (پیٹ بھرے) ہو چکے تھے۔[11]

یومِ بدر کی تاریخ (جنگ کس دن ہوئی؟)

ابن سعد نے اپنی کتاب میں جنگِ بدر کی صحیح تاریخ اور دن کے بارے میں مختلف ائمہ اور راویوں کے اقوال نقل کیے ہیں:

پہلا قول: عامر بن ربیعہ البدری سے مروی ہے کہ بدر کا دن ۱۷ رمضان المبارک، بروز پیر تھا۔

دوسرا قول: زہری کہتے ہیں کہ انہوں نے ابو بکر بن عبد الرحمن بن الحارث بن ہشام سے پوچھا تو انہوں نے کہا کہ وہ جمعہ کا دن، ۱۷ رمضان تھا۔

تیسرا قول: جعفر بن محمد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ جنگِ بدر ۱۷ رمضان، بروز جمعہ ہوئی۔

مصنف (ابن سعد) کی رائے: محمد بن سعد فرماتے ہیں کہ صحیح بات یہی ہے کہ وہ جمعہ کا دن تھا، پیر اور دوشنبہ (سوموار) کی روایت شاذ (کمزور) ہے۔[12]

رمضان میں روزے اور غزوات کا معاملہ

روایت: ابن ابی حبیبہ سے مروی ہے کہ انہوں نے ابن المسیب سے سفر کے روزے کے متعلق دریافت کیا، تو انہوں نے عمر بن خطابؓ کی حدیث بیان کی کہ:

«غَزَوْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صلّى الله عليه وسلم فِي رَمَضَانَ غَزْوَتَيْنِ يَوْمَ بَدْرٍ، وَيَوْمَ الْفَتْحِ فَأَفْطَرْنَا فِيهِمَا»[13]

"ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ رمضان میں دو غزوات کیے؛ غزوہ بدر اور غزوہ فتح مکہ۔ ہم لوگوں نے ان دونوں میں روزے نہیں رکھے۔"

دوسری روایت: عبد اللہ بن عبیدہ سے مروی ہے کہ

"أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلّى الله عليه وسلم غَزَا غَزْوَةَ بَدْرٍ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ، فَلَمْ يَصُمْ يَوْمًا حَتَّى رَجَعَ إِلَى أَهْلِهِ".[14]

رسول اللہ ﷺ نے رمضان میں غزوہ بدر کیا، جب تک آپ اپنے اہل کے پاس واپس نہ آئے، آپ نے روزے نہیں رکھے۔

سواریوں کی تقسیم کا تذکرہ

ابن مسعودؓ سے مروی ہے کہ بدر کے دن ہم تین آدمی ایک اونٹ پر باری باری بیٹھتے تھے۔ ابولبابہ اور علی بن ابی طالب، رسول اللہ ﷺ کے ہم نشین (اونٹ کے ساتھی) تھے۔ جب آپ ﷺ کی پیدل چلنے کی باری آتی تو وہ دونوں عرض کرتے کہ آپ سوار رہیں (ہم پیدل چلیں گے)، لیکن آپ ﷺ فرماتے کہ تم دونوں مجھ سے زیادہ طاقتور نہیں ہو اور نہ ہی میں تم سے زیادہ ثواب سے بے نیاز ہوں۔[15]

مشرکین کی تعداد

ابو عبیدہ بن عبد اللہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ غزوہ بدر کے دن جب مشرکین کی ایک جماعت کو گرفتار کیا گیا، تو پوچھنے پر معلوم ہوا کہ ان کی تعداد ایک ہزار تھی۔

الشعبی کی روایت کے مطابق، بدر کے قیدیوں کا فدیہ چار ہزار سے لے کر ایک ہزار تک تھا، اور جن کے پاس فدیہ نہیں تھا انہیں انصار کے بچوں کو لکھنا پڑھنا سکھانے کا حکم دیا گیا۔[16]

غریب قیدیوں کا فدیہ

عامرؒ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بدر کے دن کچھ قیدیوں کو فدیہ لے کر چھوڑا۔

جو قیدی لکھنا پڑھنا جانتے تھے لیکن فدیہ دینے کی استطاعت نہیں رکھتے تھے، انہیں مدینہ کے دس دس بچوں کو لکھنا پڑھنا سکھانے کے بدلے رہائی دی گئی۔ (مثال کے طور پر سیدنا زید بن ثابتؓ نے بھی اسی طرح لکھنا سیکھا تھا)۔ کچھ قیدیوں سے چالیس چالیس اوقیہ فدیہ بھی لیا گیا۔[17]

فدیہ لینے کا فیصلہ

عبیدہؓ سے مروی ہے کہ بدر کے قیدیوں کے بارے میں جبرائیل علیہ السلام نازل ہوئے اور رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا کہ آپ چاہیں تو انہیں قتل کر دیں، اور اگر فدیہ لینا چاہیں تو فدیہ لے لیں، لیکن اس صورت میں (مستقبل میں) ان کے برابر مسلمان شہید ہوں گے۔

رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کرامؓ سے اس بارے میں مشورہ کیا۔ صحابہ نے فدیہ لینے کو ترجیح دی تاکہ اس مال سے مسلمانوں کو قوت حاصل ہو اور جو شہید ہوں گے وہ جنت میں جائیں گے۔[18]

ابو البختری کا قتل

المعتمر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ بدر کے دن رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا تھا کہ اگر کوئی شخص ابو البختری کو پائے تو اسے قتل نہ کرے (کیونکہ اس نے مکہ میں مسلمانوں پر احسانات کیے تھے)۔ لیکن جب ایک صحابی نے اسے گرفتار کرنا چاہا تو اس نے لڑائی کی، جس کے نتیجے میں وہ مارا گیا۔[19]

سات افراد کے لیے بددعا

عبد اللہ بن مسعودؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے قبلہ رخ ہو کر قریش کے سات بڑے مشرکین کے نام لے کر بددعا فرمائی تھی، جن میں ابو جہل، امیہ بن خلف، عتبہ بن ربیعہ، شیبہ بن ربیعہ اور عقبہ بن ابی معیط شامل تھے۔ راوی کہتے ہیں کہ غزوہ بدر کے دن ان سب کی لاشیں مٹی میں رلتی ہوئی دیکھی گئیں۔[20]

حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی شجاعت

مروی ہے کہ جب غزوۂ بدر کے دن عتبہ، شیبہ اور ولید بن عتبہ مقابلے کے لیے نکلے، تو ان کے مقابلے میں انصار کے چند نوجوان آئے۔

قریش کے جنگجوؤں نے کہا کہ ہم اپنے ہم پلہ (مساوی) لوگوں سے لڑنا چاہتے ہیں۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے حضرت حمزہ، حضرت علی، اور حضرت عبیدہ بن الحارث رضی اللہ عنہم کو مقابلے کے لیے بھیجا۔ حضرت حمزہ نے شیبہ کو، حضرت علی نے ولید کو قتل کیا، جبکہ حضرت عبیدہ اور عتبہ کے درمیان سخت مقابلہ ہوا اور بعد میں حضرت علی و حمزہ نے عتبہ کو بھی قتل کر دیا۔

گھوڑوں کی تعداد

یزید بن رومان سے مروی ہے کہ بدر کے دن رسول اللہ ﷺ کے ساتھ صرف دو گھوڑے تھے۔

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

ایک گھوڑا حضرت مقداد بن عمرو کے پاس تھا اور دوسرا حضرت مرثد بن ابی مرثد الغنوی کے پاس تھا۔[21]

مسلمان مخبر اور قریش کی جاسوسی

عکرمہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے عدی بن ابی الرغباء اور بسبس بن عمرو کو قریش کے قافلے (ابوسفیان کے قافلے) کی معلومات حاصل کرنے کے لیے بدر کے کنوؤں پر بھیجا۔[22]

ابوسفیان کو جب خطرہ محسوس ہوا تو وہ خود کنویں پر آیا اور وہاں موجود اونٹوں کی مینگنیوں کو توڑ کر دیکھا۔

مینگنیوں کے اندر کھجور کی گٹھلی دیکھ کر وہ پہچان گیا کہ یہ یثرب (مدینہ) کے اونٹ ہیں، جس سے اسے معلوم ہو گیا کہ مسلمان قریب ہی موجود ہیں۔ اس نے فوراً اپنے قافلے کا راستہ بدل کر ساحلِ سمندر کا رخ کیا۔

حضرت عمیر بن الحمامؓ کی شہادت

حضرت عمیر بن الحمامؓ کے ہاتھ میں کچھ کھجوریں تھیں جنہیں وہ کھا رہے تھے۔ جب انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے جنت کی وسعت اور اس کی خوشخبری سنی، تو انہوں نے کہا کہ اگر میں ان کھجوروں کے کھانے تک زندہ رہا تو یہ تو بہت لمبی زندگی ہو گی۔ انہوں نے ہاتھ کی کھجوریں وہیں پھینک دیں، اپنی تلوار اٹھائی اور مشرکین سے لڑتے ہوئے شہید ہو گئے۔[23]

غزوہ بدر اور ارشاداتِ ربانی

پہلی آیت (سورۃ الانفال): مغلوبیت اور تسکین کے لیے مسلمانوں پر نیند (غنودگی) طاری کرنے اور آسمان سے بارش نازل کرنے کا ذکر ہے تاکہ مسلمانوں کے دل مضبوط ہوں اور قدم جمے رہیں۔

پیشگوئی کی تصدیق: حضرت عمر فاروقؓ کا قول نقل ہے کہ جب مکہ میں آیت

سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّونَ الدُّبُرَ[24]

"عنقریب یہ جماعت شکست کھائے گی اور پیٹھ پھیر کر بھاگے گی۔"

نازل ہوئی تو وہ سوچتے تھے کہ یہ کون سی جماعت ہو گی؟ لیکن جب غزوہ بدر کے دن انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو زرہ پہنے ہوئے یہ آیت پڑھتے دیکھا، تب انہیں اس کی حقیقت کا یقین ہوا۔

دیگر آیات کا نزول: سورۃ الانفال کی مختلف آیات جیسے:

وَاذْكُرُوا إِذْ أَنْتُمْ قَلِيلٌ مُسْتَضْعَفُونَ فِي الْاَرْضِ تَخَافُوْنَ اَنْ يَّتَخَطَّفَكُمُ النَّاسُ فَاٰوٰىكُمْ وَ اَيَّدَكُمْ بِنَصْرِهٖ وَ رَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ[25]

"اور یاد کرو جب تم زمین میں تھوڑے تھے، دبے ہوئے تھے، تم ڈرتے تھے کہ کہیں لوگ تمہیں اچک نہ لے جائیں تو اللہ نے تمہیں ٹھکانہ دیا اور اپنی مدد سے تمہیں قوت دی اور تمہیں پاکیزہ چیزوں کا رزق دیا تاکہ تم شکر ادا کرو۔"

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا لَقِيْتُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا زَحْفًا فَلَا تُوَلُّوْهُمُ الْاَدْبَارَ[26]

"اے ایمان والو! جب جنگ میں تمہارا کفار سے مقابلہ ہو تو ان سے پیٹھ نہ پھیرو۔"

اور

يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْاَنْفَالِ قُلِ الْاَنْفَالُ لِلّٰهِ وَ الرَّسُوْلِ-فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَ اَصْلِحُوْا ذَاتَ بَيْنِكُمْ وَ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ [27]

"(اے نبی ﷺ) وہ آپ سے غنیمتوں کے بارے میں پوچھتے ہیں تم فرماؤ غنیمتوں کے مالک اللہ و رسول ہیں تو اللہ سے ڈرو اور اپنے آپس میں میل رکھو اور اللہ اور سول کا حکم مانو اگر ایمان رکھتے ہو۔"

بدر کے موقع پر یا اسی کے پس منظر میں نازل ہوئیں۔

ابو جہل کی تلاش

رسول اللہ ﷺ نے غزوہ بدر کے دن ابو جہل کو تلاش کرنے کا حکم دیا۔ جب وہ نہ ملا تو آپ ﷺ نے دوبارہ تاکید فرمائی اور ایک نشانی بتائی کہ "اس کے گھٹنے پر زخم کا نشان ہو گا"۔ چنانچہ جب اسے تلاش کیا گیا تو وہ اسی حالت میں پایا گیا۔

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

قیدیوں کا فدیہ

غزوہ بدر کے قیدیوں کے فدیہ کی مقدار چار ہزار درہم تک تھی، اور جو قیدی لکھنا پڑھنا جانتے تھے ان کا فدیہ یہ طے پایا کہ وہ (مسلمان بچوں کو) لکھنا سکھا دیں۔[28]

حالتِ سجدہ میں حضور ﷺ کی دعا

حضرت علی بن ابی طالبؓ سے مروی ہے کہ بدر کے دن وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے تو آپ ﷺ سجدے میں "یا حی یا قیوم" پکار رہے تھے۔ حضرت علیؓ میدانِ جنگ میں واپس گئے اور جب دوبارہ آئے تو آپ ﷺ مسلسل اسی حالتِ سجدہ میں دعا فرما رہے تھے، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے فتح عطا فرمائی۔[29]

حضور ﷺ کی تلوار

روایات کے مطابق رسول اللہ ﷺ نے غزوہ بدر کے دن اپنے حصے میں ایک خاص تلوار حاصل کی تھی جس کا نام "ذوالفقار" تھا۔[30]

اس کے ساتھ ہی بدر کے دن فرشتوں کے نزول کا ذکر ہے کہ فرشتے زرد عمامے باندھے ہوئے نازل ہوئے تھے۔

شہدائے بدر کی نمازِ جنازہ

روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ بدر سے واپس روانہ ہوئے تو مدینہ منورہ میں حضرت عبد اللہ بن ام مکتوم رضی اللہ عنہ کو اپنا خلیفہ (نائب) مقرر فرمایا۔ بعد ازاں آپ ﷺ نے شہدائے بدر کی نمازِ جنازہ پڑھائی۔[31]

دیگر کتب سیرت سے تقابل

غزوۂ بدر کے حوالے سے الطبقات الکبریٰ کا دیگر کتبِ سیرت و تاریخ کے ساتھ تقابل کرنے سے یہ واضح ہوتا ہے کہ ابن سعد کا منہج جزئیات اور شخصیات کے احوال پر مبنی ہے، جبکہ **سیرۃ ابن ہشام** زیادہ منقح، مستند اور مربوط بیانیہ پیش کرتی ہے اور غیر ضروری یا ضعیف مواد کو حذف کرتی ہے؛ اس کے برعکس **تاریخ طبری** ایک ہی واقعہ کو متعدد اسانید کے ساتھ ذکر کر کے قاری کو تحقیق کا موقع دیتی ہے، جبکہ واقدی کی المغازی غزوۂ بدر کی تفصیلات، جنگی حکمتِ عملی اور مقامات کے بیان میں سب سے زیادہ وسعت رکھتی ہے لیکن اسنادی لحاظ سے کمزور سمجھی جاتی ہے؛ یوں مجموعی طور پر الطبقات الکبریٰ ایک درمیانی حیثیت رکھتی ہے جو نہ صرف دیگر کتب کی تائید کرتی ہے بلکہ بعض منفرد جزئیات بھی فراہم کرتی ہے، تاہم اس کی روایات کو تحقیق کے بغیر قطعی طور پر قبول کرنا درست نہیں۔

خلاصہ کلام

طبقات ابن سعد میں غزوۂ بدر کی روایات ایک جامع تاریخی تصویر پیش کرتی ہیں۔ اس میں کئی ایسی معلومات محفوظ ہیں جو دیگر کتب میں نہیں ملتیں، مگر ان کی اسنادی حیثیت ہمیشہ مضبوط نہیں ہوتی۔ اس لیے ان روایات کو بلا تحقیق قبول کرنا درست نہیں۔

غزوۂ بدر کے بنیادی واقعات مستند اور متفق علیہ ہیں، جبکہ طبقات ابن سعد میں مذکور منفرد روایات سیرت کی تفہیم میں مددگار ضرور ہیں، مگر ان کی حیثیت تحقیقی جانچ کے بعد ہی متعین کی جا سکتی ہے۔ لہٰذا ایک محقق کے لیے ضروری ہے کہ وہ ان روایات کو دیگر مستند مصادر کے ساتھ ملا کر پرکھے تاکہ درست تاریخی نتائج اخذ کیے جا سکیں۔

سفارشات

- ہر روایت کی اسنادی و متنی تحقیق (تخریج) کی جائے، خصوصاً واقدی کی روایات کو احتیاط سے پرکھا جائے۔
- روایات کا تقابل مستند کتب جیسے صحیح بخاری، صحیح مسلم اور سیرت ابن ہشام سے کیا جائے۔
- ضعیف اور مرسل روایات کو عقائد یا شرعی دلائل کے طور پر استعمال نہ کیا جائے بلکہ صرف تاریخی تناظر میں لیا جائے۔
- جدید تحقیقاتی ذرائع اور تقابلی مطالعہ کے ذریعے غزوۂ بدر کی روایات کو زیادہ مستند انداز میں پیش کیا جائے۔

---

(1) ابن سعد، محمد بن سعد بن منیع، ابو عبد اللہ الہاشمی البغدادی، الطبقات الکبری، دار الترجمہ۔ حیدر آباد دکن، ۱۹۹۴ء، ج:۱، ص:۲۴۹

(2) ابن سعد، الطبقات الکبریٰ، ج:۱، ص:۲۵۰

(3) ابن سعد، الطبقات الکبریٰ، ج:۱، ص:۲۵۱، ۲۵۰

(4) ابن سعد، الطبقات الکبریٰ، ج:۱، ص:۲۵۱

[5] ابن سعد، الطبقات الکبریٰ، ج:۱، ص:۲۵۱۔۲۵۳

[6] ابن سعد، الطبقات الکبریٰ، ج:۱، ص:۲۵۳

[7] ابن سعد، الطبقات الکبریٰ، ج:۱، ص:۲۵۴، ۲۵۳

[8] ابن سعد، الطبقات الکبریٰ، ج:۱، ص:۲۵۵

[9] ابن سعد، الطبقات الکبریٰ، ج:۱، ص:۲۵۵، ۲۵۶

[10] ابن سعد، الطبقات الکبریٰ، ج:۱، ص:۲۵۶

[11] ابن سعد، الطبقات الکبریٰ، ج:۱، ص:۲۵۹

ابو داود، سلیمان بن الاشعث بن اسحاق بن بشیر، الازدی السجستانی، سنن أبي داود، کتاب الجهاد، باب فی نفل السرية تخرج من العسکر، حدیث:2747، محقق: محمد محی الدین عبد الحمید، المكتبة العصرية، صيدا۔ بیروت

[12] ابن سعد، الطبقات الکبریٰ، ج:۱، ص:۲۵۹

[13] ابن سعد، الطبقات الکبریٰ، ج:۱، ص:۲۵۹

امام احمد، احمد بن محمد بن حنبل بن ھلال بن اسد، ابو عبد اللہ الشیبانی، مسند احمد بن حنبل، حدیث:142، المحقق: شعيب الأرنؤوط - عادل مرشد، وآخرون، مؤسسة الرسالة، الاولی، 1421ھ۔2001ء

ترمذی، محمد بن عیسی بن سورۃ بن موسی بن الضحاک، ابو عیسی، سنن الترمذی، ابواب الصوم، باب ماجاء فی الرخصة للمحارب فی الافطار، حدیث:714، تحقيق وتعليق: احمد محمد شاکر و محمد فؤاد عبد الباقی وغیر ھما، شركة مكتبة ومطبعة مصطفى البابي الحلبي۔ مصر، الثانية، 1395ھ۔1975ء

[14] ابن سعد، الطبقات الکبریٰ، ج:۱، ص:۲۵۹

[15] ابن سعد، الطبقات الکبریٰ، ج:۱، ص:۲۶۰، ۲۵۹

[16] ابن سعد، الطبقات الکبریٰ، ج:۱، ص:۲۶۰

[17] ابن سعد، الطبقات الکبریٰ، ج:۱، ص:۲۶۰

[18] ابن سعد، الطبقات الکبریٰ، ج:۱، ص:۲۶۰

[19] ابن سعد، الطبقات الکبریٰ، ج:۱، ص:۲۶۱

[20] ابن سعد، الطبقات الکبریٰ، ج:۱، ص:۲۶۱

[21] ابن سعد، الطبقات الکبریٰ، ج:۱، ص:۲۶۱

[22] ابن سعد، الطبقات الکبریٰ، ج:۱، ص:۲۶۲

[23] ابن سعد، الطبقات الکبریٰ، ج:۱، ص:۲۶۲

[24] قرآن کریم، القمر ۵۴:۴۵

[25] قرآن کریم، الانفال ۸:۲۶

[26] قرآن کریم، الانفال ۸:۱۵

[27] قرآن کریم، الانفال ۸:۱

[28] ابن سعد، الطبقات الکبریٰ، ج:۱، ص:۲۶۳

[29] ابن سعد، الطبقات الکبریٰ، ج:۱، ص:۲۶۴

[30] ابن سعد، الطبقات الکبریٰ، ج:۱، ص:۲۶۴

[31] ابن سعد، الطبقات الکبریٰ، ج:۱، ص:۲۶۴

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

کتابیات

- قرآن کریم
- ابن سعد، محمد بن سعد بن منیع، ابو عبد اللہ الہاشمی البغدادی، الطبقات الکبری، دار الترجمہ۔ حیدر آباد دکن، ۱۹۹۴ء
- ابن ہشام، جمال الدین عبد الملک بن ہشام بن ایوب، ابو محمد الحمیری المعافری، السیرۃ النبویۃ، دار الفکر۔ بیروت، ۱۹۶۳ء
- طبری، محمد بن جریر بن یزید بن کثیر بن غالب، ابو جعفر، تاریخ طبری، مکتبہ القریش: لاہور، ۱۹۴۰ء
- امام احمد، احمد بن محمد بن حنبل بن ہلال بن اسد، ابو عبد اللہ الشیبانی، مسند احمد بن حنبل، المحقق: شعیب الأرنووط - عادل مرشد، وآخرون، مؤسسۃ الرسالۃ، الاولی، 1421ھ ۔ 2001ء
- ترمذی، محمد بن عیسی بن سورۃ بن موسی بن الضحاک، ابو عیسی، سنن الترمذی، تحقیق و تعلیق: احمد محمد شاکر و محمد فؤاد عبد الباقی وغیرھما، شرکۃ مکتبۃ ومطبعۃ مصطفی البابی الحلبی۔ مصر، الثانیۃ، 1395ھ ۔ 1975ء
- ابو داود، سلیمان بن الاشعث بن اسحاق بن بشیر، الازدی السجستانی، سنن أبی داود، محقق: محمد محی الدین عبد الحمید، المکتبۃ العصریۃ، صیدا۔ بیروت